Heroes who fulfill their personal sense of destiny

سورما جو اپنی شخصی رویا کو پایہء تکمیل تک پہنچاتے ہیں۔

The Inner Beauty Of The Mental Attitude

ذہنی رویہ کی باطنی خوبصورتی

اگست 2010ء

مصنف: رابرٹ آر میک لاف لن

مترجم: پاسٹر پرویز رحمت مسیح

GRACE BIBLE CHURCH PAKISTAN

www.gbcpakistan.org

ذہنی رویہ کی
باطنی خوبصورتی

اگست 2010ء

ذہنی رویہ سے متعلق تعلیمات کے لئے ہمارا چھٹا نکتہ: جان میں چلنے والی جنگ کو سمجھنے کی اہمیت۔ اس اصول کے ساتھ پولس رسول کا 2 کرنتھیوں 10:3-6 میں واسطہ پڑا۔ ہم ایک جنگ میں شریک ہیں اور وہ جنگ ہماری جان میں اُس جگہ چھڑتی ہے جہاں ہم اپنی سوچ استعمال کر رہے ہوتے ہیں۔ سن تیزو کا انتہائی بنیادی جنگی اصول یہ ہے کہ ''ہر جنگ کی بنیاد فریب پر ہوتی ہے۔'' یہی وجہ ہے کہ بائبل مقدس کے متعدد پیغامات ہمیں فریب کی بابت تیار رہنے کے لئے خبردار کرتے ہیں۔ ہماری روحانی زندگی کی جنگ دراصل نہ تو جسمانی ہے اور نہ بدنی؛ یہ ذہنی اور روحانی ہے، اسی لئے یہ ہماری جان کی ذہنیت میں پائی جاتی ہے۔ چونکہ ہمارے دشمن یعنی اس جہان کے خدا کا مقصد ہمیں تحفظ سے دور اور فریب میں رکھنا ہے۔ صرف مسیح کا ذہنی مزاج اور رویہ ہی ہمیں اس طرح کے فریب سے بچا سکتا ہے۔ اسی لئے 2 کرنتھیوں 2:11 میں ہمیں بتایا گیا ہے ''تا کہ شیطان کا ہم پر داؤ نہ چلے کیونکہ ہم اُس کے حیلوں سے ناواقف نہیں۔'' یہی وجہ ہے کہ پولس رسول 2 کرنتھیوں 3:11 میں کہتا ہے کہ ''لیکن

میں ڈرتا ہوں کہیں ایسا نہ ہو کہ جس طرح سانپ نے اپنی مکاری سے حوا کو بہکایا اسی طرح تمہارے خیالات بھی اُس خلوص اور پاکدامنی سے ہٹ جائیں جو مسیح کے ساتھ ہونی چاہیئے۔'' نااتفاقی کو فروغ دینے ،الجھن پیدا کرنے اور ابتری بڑھانے کے نقصانات کو شیطان اور تاریکی کے حاکموں سے زیادہ اور کوئی نہیں جانتا۔

یعقوب 16:3 ''اس لئے کہ جہاں حسد اور تفرقہ ہوتا ہے وہاں فساد (ابتری) اور ہر طرح کا برا کام بھی ہوتا ہے۔''

جب آپ کی جان اور عقائدی تعلیمات ہم آہنگ ہوں تو شیطان اور تاریکی کے حکمران وہ سب کچھ کریں گے جس سے آپ کی سوچیں آپ کے ذہنی رویہ کے ساتھ الجھ کر تقسیم ہو جائیں۔ جب کوئی مقامی جماعت اکٹھی ہو کر خوشخبری کی منادی کرے اور عقائدی تعلیمات دے،تو شیطان اور تاریکی کے حاکم کوشش کریں گے کہ تفرقے پیدا کریں اور حملہ آور ہو کر انہیں تقسیم کر دیں۔ سَن تیزو کی کتاب ''دی آرٹ آف وار'' (فنونِ جنگ) سے اقتباس ہے: ''جنگ کا سب سے بڑا فن یہ ہے کہ دشمن کو لڑائی کے بغیر فتح کر لیا جائے۔'' خدا کے کلام میں ایسے اصولات سمیت ایک مکمل علم پایا جاتا ہے مثلاً افسیوں 11:6 ''خدا کے سب ہتھیار باندھ لو تا کہ تم ابلیس کے منصوبوں کے مقابلہ میں قائم رہ سکو۔'' اسی طرح افسیوں 13:6 ''اس واسطے تم خدا کے سب ہتھیار باندھ لو تا کہ برے دن میں مقابلہ کر سکو اور سب کاموں کو انجام دے کر قائم رہ سکو۔'' ہمیشہ بچ نکلنے کی آسان راہیں تلاش مت کریں، یاد رکھیں کہ اگر خدا کے لئے جینا ہے ، تو پھر اِس میں جنگ اور لڑائی بھی ہو گی۔ پولس رسول 1 تیمتھیس 18:1؛ 1 تیمتھیس 12:6 میں کہتا ہے ایمان کی اچھی لڑائی لڑ، اُس ہمیشہ

کی زندگی پر قبضہ کرلے جس کے لئے تُو بلایا گیا تھا۔اور بہت سے گواہوں کے سامنے اچھا اقرار کیا تھا۔تاکہ 2 تیمتھیس 4:7 میں تُو کہہ سکے کہ،''میں اچھی کشتی لڑ چکا، میں نے دوڑ کو ختم کرلیا۔میں نے ایمان کو محفوظ رکھا۔بڑی فتح صرف اُسی صورت حاصل کی جاسکتی ہے جب فیصلوں پر مثبت عملدرآمد کیا جائے ،صرف حالات کا انتظار کرنے سے فتح نہیں ملتی۔زندگی کے حالات کو الزام دینا ایک عام عادت ہے۔اردگرد کے حالات زندگی میں تبدیلی لاتے ہیں لیکن زندگی پر حکمرانی نہیں کرتے۔جان ہمارے اردگرد کے ماحول سے زیادہ مضبوط ہے۔صاف صاف اور موثر سوچ سوچنا کسی بھی انسان کا قیمتی اثاثہ ہوتا ہے۔پس کسی بھی ایسے ایماندار کے لئے جو روحانی طور پر آگے بڑھ رہا ہو، ذہنی رویہ ایک عظیم قدرتی مظاہر ہے۔

اِس ذہنی رویہ کو حلِ مشکلات کے آلات یعنی''خدا کے دائمی منصوبہ'' کے ساتھ ظاہر یا منعکس کیا جاتا ہے۔

حالات سے قطع نظر آپ جس نظام کو ساتھ لے کر چلتے ہیں وہ سوچ کا نظام ہے۔سوچ کا یہی استحکام زندگی کو حقیقی لیاقتوں سے سرشار کرتا ہے،پس آپ ناگہان دکھوں کا سامنا کرتے ہیں،تب بھی آپ ویسے ہی شادمان ہوتے ہیں جیسے انتہائی خوشحالی کے دنوں میں۔عقائدی سوچیں ہزاروں بار سوچی جاتی ہیں لیکن انہیں انتہائی شخصی بنانے کے لئے،لازم ہے کہ اُن پر بار بار غور کریں جب تک کہ وہ آپ کے ذاتی تجربات میں جڑ پکڑ لیں۔ یہ ہمیں ہماری عقائدی تعلیم کے نکتہ 7 تک پہنچا دیتی ہیں: یعنی ذہنی رویہ ہماری غلامی یا پھر ہماری آزادی کا سبب ہوسکتا ہے۔سوچ کا سادہ مطلب اپنی جان سے خود کلامی کرنا ہے۔ہمارا ذہن ہماری غلامی کا سبب بن سکتا ہے

یا پھر یہ ہماری آزادی کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ زبور 119:43 میں زبور نویس کہتا ہے کہ حق بات کو میرے منہ سے ہرگز جدا نہ ہونے دے کیونکہ میرا اعتماد تیرے احکام پر ہے ۔زبور 119 : 44 ، پس میں ابدالآباد تیری شریعت کو مانتا رہوں گا۔ زبور 199:45 اور میں آزادی سے چلوں گا، کیونکہ میں تیرے قوانین کا طالب رہا ہوں ۔گلتیوں 5:13 اے بھائیو تم آزادی کے لئے بلائے تو گئے ہو مگر ایسا نہ ہو کہ وہ آزادی جسمانی باتوں کا موقع بنے بلکہ محبت کی راہ سے ایک دوسرے کی خدمت کرو۔ آزادی غلطی کرنے کا حق ضرور جتاتی ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ آزادی میں غلطی ہی کی جائے ۔ظاہری آزادی جو ہم حاصل کر لیتے ہیں، وہ صرف باطنی آزادی کے ساتھ انتہائی نسبت رکھتی ہوگی جس میں ہمیں دیئے گئے وقت کے اندر اندر پروان چڑھنا ہوتا ہے۔ اگر یہ آزادی کا صحیح تناظر ہے، تو ہمارا سارا کا سارا زور باطنی آزادی کے حصول کیلئے استعمال ہونا چاہیئے ۔اسی کا مطلب ہے کہ آپ کس طرح سوچتے ہیں۔ اس دنیا کی چیزوں کے قبضہ میں رہنا غلامی ہے، اُن سے دور رہنا آزادی ہے اور یوں آپ کا ذہنی رویہ آپ کی جان کا دوست یا پھر دشمن بن سکتا ہے۔ اگر کسی ایماندار کا ذہن ابدی چیزوں پر لگا ہے تو اُس کا ذہنی رویہ اور اُس کی دانش ترقی پائیں گے۔ روحانی فاتحین وہ ہیں جو دیکھتے ہیں کہ روحانی چیزیں مادی چیزوں سے زیادہ قوی ہیں اور ایسی ہی سوچوں نے دنیا پر حکمرانی کی ہے۔ سوچیں مقاصد کی طرف گامزن کرتی ہیں؛ مقاصد اعمال میں ڈھل جاتے ہیں؛ اعمال عادات میں بدل جاتے ہیں؛ عادات سے کردار وضع ہوتا ہے؛ اور کردار ہماری منزل کا تعین کرتا ہے۔ دو باتیں کردار کر نتیجہ ٹھہرتی ہیں، ذہنی رویہ اور ہمارے وقت گزارنے کا انداز۔ یاد رکھیں ہماری

زندگی ہماری سوچوں سے ہی تشکیل پاتی ہے۔ زیادہ تر لوگ زندگی کو تفریحات اور خوشی منانے کی اصطلاحات میں دیکھتے ہیں، یا کوئی ایسی چیز جس کا تعلق شادمانی سے ہو۔ تاہم آپ کی زندگی کی خوشیوں کا دارومدار آپ کی سوچ کے معیار پر ہوتا ہے۔ نیز آپ کو اس بات کی تسلی کر لینی چاہئے کہ آپ کوئی ایسی تفریح نہیں چاہتے جو حقیقت اور استقامت کے لئے نامناسب ہو۔ اگر آپ اپنی جان میں منفی سوچوں کو دعوت دیتے ہیں، تو ان سے عجیب نتائج سامنے آئیں گے۔ بیگانہ سوچیں عجیب وغریب اعمال کا سبب بنتی ہیں۔

عبرانیوں 9:13 ''مختلف اور بیگانہ تعلیم کے سبب سے بھٹکتے نہ پھرو کیونکہ فضل سے دل کا مضبوط رہنا بہتر ہے'' سوچیں زندگی کی انتہائی مہیب قوت ہیں۔ سوچوں کو باربار دہرانے سے ہی مضبوطی ملتی ہے۔ سوچیں آپ کے کردار کو ڈھال کر ان کی تشکیل کرتی ہیں جس سے آپ کی منزل کا تعین ہوتا ہے۔ متی 42:22 میں سوچیں آپ کی ابدی منزل کا تعین کرتی ہیں ''تم مسیح کے حق میں کیا سمجھتے ہو؟ وہ کس کا بیٹا ہے؟ مثال کے طور پر، ہماری سوچ ہماری تحریک سے صادر ہوتی ہے۔ ہماری تحریک ہمارا فیصلہ بن جاتی ہے۔ ہمارے فیصلوں سے ہی ہمارا طرزِ زندگی بنتا ہے۔ آپ کے خیال میں بائبل کی تعلیمات کی بابت ہمارے ذہنی رویہ کا دارومدار کس بات پر ہے۔

الف۔ مسیحی طرزِ حیات میں اوّلین ترجیح بائبل کی تعلیمات کو حاصل ہونی چاہئے جو کہ کلیسیائی دور کے لئے بھید کی تعلیم پر زور دیتی ہے۔

ب۔ آپ اِس اوّلین ترجیح پر توجہ مرکوز رکھتے ہیں جس کے معنی ہیں بائبل کی تعلیم کا پُر تاثیر، روح سے معمور، تنبیہی، قبولیت اور اطلاق کے لائق ہونا۔

ج۔ آپ اپنی زندگی کا نظم و نسق اس اوّلین ترجیح کے گرد بنا سکتے ہیں، اس کے بعد آپ اسی اوّلین ترجیح کے گرد اپنی سوچ کی تنظیم بھی کر سکتے ہیں۔ ''اگر کوئی شخص اپنے آپ میں ٹھیک سوچ سوچتا ہے، تو وہ ایسا ہے۔''

د۔ جب آپ اپنی سوچوں کو بائبل کی تعلیمات کے گرد ترتیب دینا شروع کرتے ہیں، تب آپ کے پاس نہ صرف آگہی آجاتی ہے بلکہ آپ دس مشکلات کو حل کرنے کے آلات یعنی ''خدا کے دائمی منصوبہ'' کو بھی استعمال کرتے اور کشادگی کی طرف گامزن ہو جاتے ہیں اور بالآخر آپ روحانی بلوغت اور پختگی جیسے ہدف تک پہنچ جاتے ہیں۔

روح القدس کی معموری کی بدولت قبول کی گئی تعلیمات کا جان میں گردش کرنا روحانی اندازِ سوچ کی بنیاد ہے۔ آپ اپنی جان میں اِن تعلیمات کو رکھ کر بھی رفاقت سے دور اور روحانی نظریات کو استعمال کرنے سے محروم رہ سکتے ہیں۔ اِسی راہ سے آپ واپس رفاقت میں آ بھی سکتے ہیں۔ پس تعلیمات پر سوچنے سے پیشتر ضرور ہے کہ آپ تعلیمات کو سیکھیں ۔ تعلیمات کا اطلاق کرنے سے پیشتر ضرور ہے کہ آپ تعلیمات پر سوچیں۔ چونکہ آپ سوچوں کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں پس خبردار رہیں کہ وہ سوچیں کیا ہیں۔

نکتہ 8۔ شاہی خاندان سے تعلقات کی بنیاد روحانی تناظر، سوچ اور عملی ضابطہ اخلاق پر ہے۔

خدا کے شاہی خاندان سے تعلق کی بنیاد روحانی نظریہ پر ہے۔ یہ تمام تعلقات میں سب سے عظیم تعلق ہے، بالخصوص اس حقیقت کی روشنی میں کہ ہم میں سے کوئی دو

بھی یکساں نہیں ہیں، ہم میں سے نہ تو کسی کی شخصیت یکساں ہو سکتی ہے اور نہ کوئی اور بات، ہم میں سے کوئی دو بھی برابر نہیں ہیں، بلکہ اس تعلق کی اپنی ایک حقیقت ہے۔فلپیوں 2:1-2 چونکہ یہ تسلی مسیح میں ہے، چونکہ یہ محبت کی دل جمعی کی تسلی ہے، چونکہ یہاں روح القدس کی رفاقت ہے، چونکہ یہاں دردمندی اور رحم دلی ہے، لہذا میری طرح سوچ کے ساتھ میری خوشی پوری کرو، شادمانی سوچوں کا تسلسل ہے، نہ کہ اعمال اور جذبات کا۔ کامل شادمانی سوچ ہے نہ کہ جذبات۔ جذبات سوچ سے صادر ہوتے ہیں، لیکن جذبات کبھی سوچ کو جنم نہیں دیتے۔ ہم تمام ایمانداروں کے ساتھ اپنی ذاتی محبت نہیں رکھ سکتے، پس اس کا اشارہ سب کے ساتھ ہماری غیر ذاتی محبت کی طرف ہے، ہمارا نرم ذہنی رویہ اُن سب کے ساتھ جو شاہی خاندان کے مروجہ ضابطہ اخلاق کا حصہ ہیں۔

فلپیوں 2:3-5 ''تفرقے اور بے جا فخر کے باعث کچھ نہ کرو بلکہ فروتنی (فضل کے ساتھ) سے ایک دوسرے کو اپنے سے بہتر سمجھے۔ ہر ایک اپنے ہی احوال پر نہیں بلکہ دوسروں کے احوال پر بھی نظر رکھے۔ ویسا ہی مزاج (عقائدی تعلیم) رکھو جیسا مسیح یسوع کا بھی تھا۔''

چونکہ 1 کرنتھیوں 2:16 کے مطابق تعلیم مسیح کا مزاج ہے، پس ہماری تعلیم اور زندگی میں ہمارے نظریہ سے ہی ہمارا رجحان خداوند یسوع مسیح کی طرف ہوتا ہے۔ اب ویسا مزاج پانا جیسا کہ مسیح یسوع کا زمینی زندگی کے دوران تھا، تھوڑا نا ممکن سا لگتا ہے کیونکہ یسوع مسیح تو کامل اور انتہائی منفرد تھا۔

پس فلپیوں 2:5 ''ویسا ہی مزاج (عقائدی تعلیم) رکھو جیسا مسیح یسوع کا بھی

تھا۔‘‘ خداوند یسوع مسیح کا ذہنی مزاج ہمارا ذہنی رویہ بن سکتا ہے۔اب، ہمارے خداوند یسوع مسیح کی انسانی حالت میں اختیار کا پروان چڑھنا اُس کے مزاج کی بدولت ہوا، نہ کہ اُس شخصیت سے جو مصروفِ عمل تھی۔ وہ فضل سے معمور تھا، وہ عقائدی تعلیم سے سرشار تھا، یوحنا1 :14۔ اور اُسکے مزاج کی قوت اِس قدرت ایسی جلالی تھی کہ جب وہ صلیب پر تھا اور ہماری اور تمام نسلِ انسانی کے ماضی، حال اور مستقبل کے گناہوں کی سزا برداشت کر رہا تھا، تب بھی خدا کی شادمانی اس کے ساتھ تھی۔ فلپیوں3 :15 کہتی ہے کہ پس ہم میں سے جتنے کامل ہیں یہی خیال رکھیں اور اگر کسی بات میں تمہارا اور طرح کا خیال ہو تو خدا اس بات کو بھی تم پر ظاہر کردے گا؛ کلسیوں 3 :2 عالمِ بالا کی چیزوں کی تلاش میں رہو۔ کیا تمہارا ذہنی رویہ جو عمومی حالات کے تحت ہے اُسے اسی طرح بڑے بوجھ اور جذبات سے بھرپور حالات کے تحت رہنا چاہیئے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو پھر فلپیوں 3 :15 میں لکھا ہے کہ...... اگر کسی بات میں تمہارا اور طرح کا خیال ہو تو خدا اس بات کو بھی تم پر ظاہر کردے گا؛ پاسبان کی تعلیم کے وسیلہ خدا آپ کا غلط ذہنی رویہ آپ کو دکھا دیتا ہے۔ پھر اس مشکل کو حل کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ مشکلات کو حل کرنے والے آلات روحانی زندگی کی عملی مہارتیں ہیں۔ یہ اطلاق تین اطراف میں کام کرتا ہے: خدا کی طرف، لوگوں کی طرف اور خودی کی طرف۔

1)۔ خدا کی طرف، روح القدس کے ساتھ رفاقت، خدا باپ کے ساتھ شخصی محبت میں، مسیح کے ساتھ اور خدا کی طرف لے جانے والی حلِ مشکلات کی باتوں کے ساتھ پیوست رہنا۔

2)۔ مشکلات حل کرنے والی وہ باتیں جن کا رُخ لوگوں کی جانب ہے اُن میں

شامل ہیں؛ فضل کی درست سمت، تعلیم کی درست سمت، اور انسان کے ساتھ غیر شخصی محبت۔

3)۔ مشکلات حل کرنے والی وہ باتیں جن کا رُخ خودی کی جانب ہے اُن میں شامل ہیں؛ پلٹنا (توبہ)، منزل کا شخصی ادراک، درست تعلیمی راستہ، ایمان کی مستقل مشق، خدا کی شادمانی میں شریک کرنا۔

فلپیوں 4:6-7 کا کہنا ہے کہ کسی بات کی فکر نہ کرو بلکہ ہر ایک بات میں تمہاری درخواستیں دعا اور منت کے وسیلہ سے شُکر گزاری کے ساتھ خدا کے سامنے پیش کی جائیں۔ تو خدا کا اطمینان جو سمجھ سے بالکل باہر ہے تمہارے دلوں اور خیالوں کو مسیح یسوع میں محفوظ رکھے گا۔

فلپیوں 4:8 ''غرض اے بھائیو! جتنی باتیں سچ ہیں اور جتنی باتیں شرافت کی ہیں اور جتنی باتیں واجب ہیں اور جتنی باتیں پاک ہیں اور جتنی باتیں پسندیدہ ہیں اور جتنی باتیں دلکش ہیں غرض جو نیکی اور تعریف کی باتیں ہیں اُن پر غور کیا کرو۔''

نکتہ 9؛ دینا ذہنی رویہ یا مزاج ہے۔ 2 کرنتھیوں 9:7-8؛ 2 کرنتھیوں 9:6 لیکن بات یہ ہے کہ جو تھوڑا بوتا ہے وہ تھوڑا کاٹے گا اور جو بہت بوتا ہے وہ بہت کاٹے گا۔ اب پولس یہ بات کیوں کہتا ہے؟ کیونکہ ہمیں واپس مزاج یا رویہ کی طرف لے جایا جا رہا ہے۔ فضل کے ساتھ اور قربانی کے ساتھ دینا کسی فرد میں ایسا رویہ پیدا کرتا ہے جو خدا کو موقع دیتا ہے کہ دینے والے کو اپنی برکات سے مالا مال کر دے۔ دینے سے ہی پا لینے کی گنجائش پیدا ہوتی ہے۔

2 کرنتھیوں 9:7 جس قدر ہر ایک نے اپنے دل میں ٹھہرایا ہے اُسی قدر دے

نہ دریغ کر کے اور نہ لاچاری سے کیونکہ خدا خوشی سے دینے والے کو عزیز رکھتا ہے۔

اس رویہ کے ساتھ، خدا آپ کو وہ پیسہ مہیا کر دے گا جو آپ دینا چاہتے ہیں۔ ممکن ہے اس وقت آپ کے پس فراوانی سے نہ ہو، لیکن اگر آپ کا رویہ ایسا ہو گا تو بائبل مقدس کہتی ہے کہ خدا آپ کو وہ کام کرنے کے لئے پیسہ مہیا کرے گا جو نیک کام ہے۔

2 کرنتھیوں 8:9 اور خدا تم پر ہر طرح کا فضل کثرت سے کر سکتا ہے تا کہ تم کو ہمیشہ ہر چیز کافی طور پر مِلا کرے اور ہر نیک کام کے لئے تمہارے پاس بہت کچھ موجود رہا کرے۔ خدا خوشی سے دینے والوں کو اضافی پیسہ کثرت سے مہیا کرتا ہے۔ 2 کرنتھیوں 10:9 پس جو بونے والے کے لئے بیج اور کھانے کے لئے روٹی بہم پہنچاتا ہے وہی تمہارے لئے بیج بہم پہنچائے گا اور اُس میں ترقی دے گا۔ اور تمہاری راستبازی کے پھلوں کو بڑھائے گا۔ خدا خوشی سے دینے والوں کو اضافی رقم دے دیتا ہے۔ نتیجتاً 2 کرنتھیوں 9:11-12 ''اور تم ہر چیز کو افراط سے پا کر سب طرح کی سخاوت کرو گے جو ہمارے وسیلہ سے خدا کی شکر گزاری کا باعث ہوتی ہے۔ کیونکہ اس خدمت کے انجام دینے سے نہ صرف مقدسوں کی احتیاجیں رفع ہوتی ہیں بلکہ بہت لوگوں کی طرف سے خدا کی بڑی شکر گزاری ہوتی ہے۔'' جب ہم دیتے ہیں، تو لازم ہے کہ خدا کے لوگوں کی مکمل ضروریات پوری کریں لیکن خدا کی طرف سے یہ بہت باتوں میں کثرت کا بہاؤ بھی ہے۔ اپنے ذہنی یا جذباتی دباؤ کی وجہ سے کچھ نہ دیں نہ ہی منّت اور دہ یکی سمجھ کر۔ جو کچھ آپ دیتے ہیں وہ سب خدا کی طرف سے ملتا ہے۔ وہ شخص جو جامع ذہنی رویہ کی وجہ سے دیتا ہے اُسے مزید دینے کیلئے ہمیشہ ملتا رہتا ہے؛

اُسکے وسائل کبھی ساکت نہیں ہوتے۔ دینے میں ایماندار اپنے ذہنی رویہ یا نیت کو سامنے لاتے ہیں اور باقی سب چیزیں خدا مہیا کرتا ہے۔ وہ شخص جو دینے کے معاملے میں مثبت ذہنی رویہ رکھتا ہے، اُسکے پاس پرستش کا رویہ دکھانے کے لئے بہت کچھ ہوتا ہے۔ جو کچھ آپ دیتے ہیں اُن چیزوں کو حساب میں نہیں لایا جاتا بلکہ اُس رویہ کو جس سے آپ دیتے ہیں۔ پُراعتماد ذہنی رویہ دراصل روحانی نظریہ ہے جو بائبل کے عقائدی علم سے حاصل ہوتا ہے۔ بہرحال، دینا آپ کے فائدے کے لئے بھی ہے۔ درست رویہ وہ ہے جو داؤد کا ہے اور 1 تواریخ 14:29 میں بیان کیا گیا ہے ''پر میں کون اور میرے لوگوں کی حقیقت کیا کہ ہم اس طرح سے خوشی خوشی نذرانہ دینے کے قابل ہوں؟ کیونکہ سب چیزیں تیری ہی طرف سے ملتی ہیں اور تیری ہی چیزوں میں سے ہم نے تجھے دیا ہے۔'' پولس کا رویہ 1 کرنتھیوں 7:4 تجھ میں اور دوسرے میں کون فرق کرتا ہے؟ اور تیرے پاس کون سی ایسی چیز ہے جو تو نے دوسرے سے نہیں پائی؟ اور جب تو نے دوسرے سے پائی تو فخر کیوں کرتا ہے کہ گویا نہیں پائی؟ حجّی کا رویہ حجی 8:2 'چاندی میری ہے اور سونا میرا' رب الافواج فرماتا ہے۔ ہمارے خداوند یسوع مسیح کا رویہ لوقا 38:6 دیا کرو تمہیں بھی دیا جائے گا۔ اچھا پیمانہ داب داب کر اور ہلا ہلا کر اور لبریز کر کے تمہارے پلّے میں ڈالیں گے کیونکہ جس پیمانہ سے تم ناپتے ہو اُس سے تمہارے لئے ناپا جائے گا۔ یہ تعلیمی اصول اور دینے کے تعلق سے ایسا ذہنی رویہ رکھنا آپ کو زندگی کی ان گنت عظیم برکات کی جانب رواں کر دے گا۔ دینے کے تعلق سے ذہنی رویہ ہمارے فائدہ کا ایک بنیادی اور ٹھوس اصول ہے، ہماری خوشحالی اور ہماری برکت ہے۔ پولس نے فلپیوں 17:4 میں کہا کہ ''یہ نہیں کہ میں انعام چاہتا

ہوں بلکہ ایسا پھل چاہتا ہوں جو تمہارے حساب میں زیادہ ہو جائے۔'' دیکھیں 1 کرنتھیوں 29:1-14 لیکن میں تمہاری توجہ داؤد کے رویہ کی جانب لے جانا چاہتا ہوں جو کہ 1 تواریخ 29:1 میں ہے...... کیونکہ وہ محل انسان کیلئے نہیں بلکہ خداوند خدا کے لئے ہے۔ بلکہ 1 تواریخ 29:2 میں ایک بار پھر داؤد کا رویہ دیکھیں ''میں نے تو اپنے مقدور بھر اپنے خدا کی ہیکل کے لئے...... مہیا کیا ہے۔ اس کے بعد داؤد کا رویہ 1 تواریخ 29:12 میں '' دولت اور عزت تیری طرف سے آتی ہیں اور تُو سبھوں پر حکومت کرتا ہے اور تیرے ہاتھ میں قدرت اور توانائی ہیں اور سرفراز کرنا اور سبھوں کو زور بخشنا تیرے ہاتھ میں ہے۔ جب دینے کا وقت آتا ہے تب ذہنی رویہ کی پرکھ شروع ہو جاتی ہے 1 تواریخ 29:17 ''اے میرے خدا! میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تُو دل کو جانچتا ہے اور راستی میں تیری خوشنودی ہے (یہاں دینے کے تعلق سے ذہنی رویہ کی پرکھ پر غور کریں)، میں نے تو اپنے دل کی راستی سے یہ سب کچھ رضامندی سے دیا اور مجھے تیرے لوگوں کو جو یہاں حاضر ہیں تیرے حضور خوشی خوشی دیتے ہیں دیکھ کر مسرت حاصل ہوئی۔'' پس داؤد کہتا ہے 1 تواریخ 29:14 پر میں کون ہوں اور میرے لوگوں کی حقیقت کیا ہے کہ ہم اس طرح سے خوشی خوشی نذرانہ دینے کے قابل ہیں؟ کیونکہ سب چیزیں تیری طرف سے ملتی ہیں اور تیری ہی چیزوں میں سے ہم نے تجھے دیا ہے۔ اگر سب چیزیں خدا کی طرف سے ہمیں ملتی ہیں تو پھر خدا کیوں چاہتا ہے کہ ہم اُسے دیں؟ وہ کیوں چاہتا ہے کہ ہم خوشی سے دیں، اور صرف اُسے ہی نہیں بلکہ وہ کیوں چاہتا ہے کہ ہم اُنہیں بھی دیں جو ضرورتمند ہیں؟ 1 کرنتھیوں 4:7 میں ہمیں یاد دلاتے ہوئے کہ ہمارے پاس جو کچھ بھی ہے وہ ہمیں کسی نہ کسی طرح خدا کی طرف

سے مِلا ہے، اِس حقیقت کو پولس رسول نے بھی نئے عہد نامہ میں اجاگر کیا کہ سب چیزیں خدا کی طرف سے ملتی ہیں۔ کئی بار ہم اپنی بابت خیال کرتے ہیں کہ ہم کچھ ہیں اور ہمارے پاس جو کچھ ہے وہ ہم نے کمایا یا حاصل کیا ہے، بائبل اس طرح سے بیان نہیں کرتی۔ داؤد نے زبور 24:1 میں بھی کہا کہ "زمین اور اس کی معموری خداوند ہی کی ہے۔ جہان اور اس کے باشندے بھی۔" زمین پر موجود مال و دولت کے بارے میں کیا خیال ہے؟ حجی 2:8 خداوند فرماتا ہے کہ یہ سب کچھ اُس کا ہے۔ آپ کی جان کے اندر ذہنی رویہ میں مادی طور پر، اگر یہ سب کچھ سچ ہے، اور ایسا ہے بھی، تو اگر سب کچھ خداوند کی ملکیت ہے حتیٰ کہ چاندی اور سونا بھی خداوند ہی کا ہے، اور ہر ایک چیز جو زمین پر ہے وہ خداوند ہی کی ہے اور دنیا کے مویشی اور ہزاروں پہاڑیاں اور یہاں تک کہ جنگلی درندے بھی، پھر خدا ہمیں کیوں خوشی سے نذرانہ دینے کے لئے کہتا ہے؟ ہم جانتے ہیں کہ وہ ایسا کہتا ہے کیونکہ بائبل مقدس کا حصہ بہ حصہ پیغام ہمیں بتاتا ہے کہ خدا ہم سے خوشی اور شادمانی کا پُر فضل رویہ چاہتا ہے، یہ صرف مقامی جماعت میں دینے سے ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ اپنی زندگی کے اُن تمام لوگوں کو بھی جنہیں خدا آپ کے راستے میں لاتا ہے جن کے بے شمار ضروریات ہیں اور وہ مدد کے محتاج ہیں۔ اُن لوگوں کو دینا جو تعلیمی ضرورت پوری کرتے ہیں یعنی پاسبان، یا وہ لوگ جو خدا کا کلام دستیاب کرنے کے لئے پسِ پردہ کام کرتے ہیں، گلتیوں 6:6۔ وہ جن کا تعلق ایمان کے گھرانے سے ہے اور وہ ضرورتمند ہیں، گلتیوں 6:10۔ آپ دیکھتے ہیں کہ یہ ایک رویہ ہے۔ ممکن ہے یہ آپ کی طرف اُن کو مدد ملنا یا کسی طلبگار کی حاجت رفع کیا جانا ایک قربانی ہو، لیکن اگر آپ ایسا نہیں کرتے تو آپ خدا کے کلام کی حقیقت سے

واقف ہو کر حیران رہ جائیں گے۔ دراصل، آپ اپنے مالی حالات اور مالی برکات کو بڑھا سکتے ہیں جس سے آپ کو اپنی ذاتی زندگی میں اور روحانی راہ پر چلتے ہوئے ترقی کرنے میں مدد ملتی ہے۔ اب اگر آپ خدا کے کلام پر ایمان رکھتے ہیں تو بائبل مقدس کہتی ہے کہ ''خداوند یسوع پر ایمان لا تو تُو نجات پائے گا۔''

بائبل یہ بھی کہتی ہے کہ اگر آپ گناہ کرتے ہیں اور خدا کے سامنے اُس گناہ کا اعلانیہ اقرار کرتے ہیں تو خدا آپ کے گناہ کو معاف کر کے آپ کو ساری ناراستی سے پاک وصاف کرے گا۔ بائبل سکھاتی ہے کہ ''اب جو مسیح یسوع میں ہیں اُن پر سزا کا حکم نہیں'' رومیوں 1:89۔ بائبل مقدس عبرانیوں 12:8 اور 17:10 میں کہتی ہے کہ ''خدا ہمارے گناہوں کو یاد نہیں کرتا۔'' بائبل کہتی ہے کہ نہ وہ ہمیں چھوڑے گا نہ دستبردار ہوگا، عبرانیوں 5:13۔ اگر یہ تمام پیغامات سچ ہیں اور وہ ہیں بھی، اور آپ ایمان رکھتے ہیں کہ یہ سچ ہیں، تو اِس میں سے ایک عمومی فہم اور روحانی سوچ نکلتی ہے کہ آپ خدا کے کلام کی ہر اُس بات پر بھی یقین رکھتے ہیں جو وہ زندگی کے دیگر شعبہ جات کی بابت کہتا ہے۔ اگر آپ خدا پر اس سے بھی کسی عظیم چیز کے لئے بھروسا کرنے والے ہیں جو آپ کی ابدی منزل ہے جہاں آپ اپنی ابدیت گزاریں گے، تب آپ کو خود سے یہ سوال کرنا چاہئے ''کیا میں خدا پر کسی ایسے اہم موضوع کی بابت اعتقاد رکھتا ہوں جس میں میرا روپیہ پیسہ، اور میری مالی برکات شامل ہیں؟'' جب ہم خوشی سے نہیں دیتے، تو اس سے ایسا رویہ پیدا ہوتا ہے جو خدا کی برکات کو ہماری زندگیوں تک آنے سے روک دیتا ہے۔ خدا کے کتنے ہی لوگ ہیں جو خدا کو بے قیمت چیزیں یا بچی کھچی چیزیں پیش کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بے شمار لوگوں کی زندگیوں میں کئی مقامات پر برکات

کا فقدان ہے۔دینا ہمارے شکرگزار رویوں کی عکاسی کرتا ہے جیسا کہ پوس 2 کرنتھیوں 15:9 میں کہتا ہے ''شکر خدا کا اُس کی اُس بخشش پر جو بیان سے باہر ہے۔'' یہ بخشش کیا ہے؟ خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا۔ خدا کو اس کی کیا قیمت چکانی پڑی؟ اُس کا اپنا بیٹا اور بیٹے کی زندگی۔ پس، دینے کا رویہ خدا کی طرف سے ہمارے لئے کئے جانے والے ہر ایک کام کی بابت شکرگزاری کو ظاہر کرتا ہے۔